کلام نبویؐ کی صحبت میں

خرم مراد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ماہ شعبان کے آخری دن تقریر کی اور فرمایا:

اے لوگو' ایک بڑی عظمت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے: یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں روزہ رکھنا فرض کیا ہے' اور اس مہینے کی راتوں میں قیام کرنے اور نماز پڑھنے کو نفل (اور اپنے قرب کا ذریعہ) قرار دیا ہے۔

جو شخص اس مہینے میں کوئی ایک نیک کام اپنے دل کی خوشی سے بطور خود کر کے اللہ کا قرب چاہے گا' اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے کہ رمضان کے سوا اور مہینوں میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جو اس مہینے میں کوئی فرض ادا کرے گا' اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے کہ اس نے رمضان کے سوا دوسرے مہینے میں ستر فرض ادا کیے۔

یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے' اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

اور یہ مہینہ مواساۃ اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔

یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

جو اس مہینے میں کسی روزے دار کو افطار کرائے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے' اور اس کی گردن آگ سے چھڑا دی جائے گی' اور اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزے دار کو' اس کے بغیر کہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی آئے۔

(حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں) ہم نے پوچھا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا نہیں ہوتا کہ ایک روزے دار کو افطار کرا سکے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو ایک گھونٹ دودھ' ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے بھی کسی کا روزہ افطار کرائے گا۔ جو روزے دار کو سیر ہو کر کھانا کھلائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے اس

طرح سیر کرے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، جس کے درمیان میں گناہوں کی بخشش ہے، اور جس کے آخر میں آگ سے چھٹکارا ہے۔ (البیہقی، بہ حوالہ مشکوٰۃ، کتاب الصوم)

دن سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض دن اپنے دامن میں برکتوں کے بڑے بڑے خزانے رکھتے ہیں۔ بہار کے دن آتے ہیں، تو چند لمحوں میں وہ فصلیں لہلہاتی ہیں، وہ پھل پھول پیدا ہوتے ہیں، کہ دوسرے موسم میں مہینوں برسوں میں بھی اتنا نشوونما نہیں ہو سکتا۔

رمضان کا مہینہ بھی نیکی اور تقویٰ کا موسم بہار ہے، اجر و ثواب میں بے انتہا نشوونما کا موسم ہے، قرب الٰہی میں اضافے کے بیش بہا مواقع فراہم کرتا ہے۔

نوافل کی بڑی سے بڑی مقدار بھی ایک چھوٹے سے فرض کے برابر نہیں ہو سکتی۔ یہ رمضان کی بہار ہے کہ ہر نفل کا ثواب فرض کے برابر، ہر فرض کا ۷۰ فرض کے برابر۔ اور ایک رات میں اجر و قرب اور تزکیے کا وہ کام جو ہزار ماہ میں بھی نہ ہو سکے! طبعی دنیا میں یہ معجزہ ہر موسم بہار میں دیکھا جا سکتا ہے، روح و اخلاق کی دنیا میں بصیرت کی آنکھ یہی معجزہ ہر رمضان میں ظہور پذیر ہوتے دیکھ سکتی ہے۔

صبر دین و دنیا کی کامیابیوں کی کلید ہے۔ صبر کے معنی اپنے نفس پر قابو کے ہیں: جو کرنے کو کہا جائے، وہ کرے، جس سے رکنے کو کہا جائے اس سے رک جائے۔ اپنے مقصد سے بندھا رہے، اپنا راستہ چلتا رہے--- کوئی بھی خواہش و کشش ہو، کوئی بھی مزاحمت و تکلیف ہو، جو راہ سے ہٹانا چاہے۔

جنت، آخرت کا حاصل ہے۔ دنیا میں سلامتی اور باہمی ہمدردی، خصوصاً مالی ہمدردی، یہی عبادات کا حاصل ہے۔ اسی لیے حضورؐ رمضان میں ہر سائل کو عطا کرتے، اور بارش بھری ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ باہمی ہمدردی میں حقیر سے حقیر شے کو بھی بے وقعت نہ سمجھو، وہ عظیم نتائج برآمد کر سکتی ہے۔ ایک کھجور! ایک گھونٹ پانی یا دودھ!

زمانی ترتیب بھی ہو سکتی ہے: پہلا حصہ، رحمت کے لیے، دوسرا مغفرت کے لیے، تیسرا دوزخ کی آگ سے نجات کے لیے خاص طور پر ممتاز ہے۔ معنوی ترتیب بھی ہو سکتی ہے۔ رحمت ہاتھ پکڑتی ہے، راہ چلاتی ہے، برکتوں کے دروازے کھولتی ہے۔ گناہ ہوتے ہیں تو مغفرت دست گیری کرتی ہے۔ اور بالآخر دوزخ کی آگ سے نجات، اور جنت میں داخل کیے جانے کا عظیم الشان انعام حاصل ہوتا ہے۔

موسم بہار کا ہو، زمین زرخیز ہو، دانہ موجود ہو، پانی بھی--- پھر بھی کاشت کار خالی ہاتھ رہ جائے، تو یہ اسی کی بدنصیبی ہے۔

○

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کے وعدوں پر یقین کے ساتھ روزے رکھے' اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان اور اجر و ثواب کے وعدوں پر یقین کے ساتھ قیام کیا' اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ جس نے لیلة القدر میں ایمان اور اجر و ثواب کے وعدوں پر یقین کے ساتھ قیام کیا' اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری' مسلم' بہ حوالہ مشکوٰۃ' کتاب الصوم)

رمضان کی بہاروں سے اپنا نصیب پانے کے لیے' اعمال کے ساتھ دو شرائط ہیں: ایک ایمان' یعنی اس بات پر یقین کہ اللہ میرا رب ہے' اس سے ملاقات یقینی ہے' اس کی بندگی میں پوری زندگی گزارنا ہی اصل کام ہے۔ ایمان جو دل میں اتر جائے' اللہ سے محبت ہر محبت سے بڑھ کر کرے' صرف اللہ کے حکم و تدبیر کو غالب دیکھے۔

دوسرے احتساب' ایمان اور ہر عمل صالح پر جس اجر و ثواب کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کا شعور' اس کے سچ ہونے پر یقین' اس پر نگاہیں' اس کے پانے کی امید و یقین۔ یہ رمضان کے اعمال ہی کے لیے نہیں' تمام اعمال کے لیے روح و جان کا مقام رکھتا ہے۔

○

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتنے ہی روزے دار ہیں جن کو اپنے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور کتنے ہی قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام میں جاگنے کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ (دارمی' بہ حوالہ مشکوٰۃ' باب تنزیہ الصوم)

روزے کا مقصد بھوک پیاس نہیں' نہ قیام لیل کا مقصد رت جگا ہے۔ روزے کا مقصد تقویٰ' ضبط نفس' صبر اور حسن اخلاق کی افزایش ہے۔ قیام لیل کا مقصد خلوت میں عبادت اور اپنے رب سے کلام ہے اور جلوت میں سخاوت' فیاضی کے ساتھ اپنا مال' وقت اور توجہ بندگان خدا کے اوپر خرچ کرنا ہے--- جتنا بھی حاصل ہو۔ اور انھیں غصے اور انانیت سے محفوظ رکھنا ہے۔

بدقسمت ہے وہ آدمی جو جائز کھانا پینا چھوڑ دے' نیند ترک کر دے' لیکن ناجائز چیزیں جو اللہ کو ناراض کرنے والی ہیں' نہ چھوڑے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے خوف سے روئے، وہ دوزخ کی آگ میں نہیں جائے گا، یہاں تک کہ دودھ تھن میں لوٹ آئے۔ اور اللہ کی راہ کی دھول گرد اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی)

دودھ کا تھن میں واپس لوٹنا، ایک غیر ممکن بات کی تصویر ہے۔ جس کا دل اللہ کی خشیت و خوف سے نرم ہو، اسی کی آنکھ نم ہو گی اور وہ روئے گا۔ جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے گا، اس کے لیے دو جنتوں کی بشارت ہے: **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔**

دل سے نکلنے والی آہ اور آنکھ سے نکلنے والا آنسو --- دونوں ہی بڑی قیمتی دولت ہیں۔ رمضان کی راتوں سے زیادہ اچھا یہ دولت کمانے کا موقع اور کب ملے گا۔

اللہ کی راہ میں گرد و غبار کا مقام بھی وہی ہے جو اللہ کو یاد کر کے اس کے خوف سے آنسو کا۔

○

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آگ سے بچو!"۔

یہ فرمانے کے بعد حضورؐ نے رخ مبارک پھیر لیا۔ اس کے بعد آپؐ نے پھر فرمایا: "آگ سے بچو!" اور پھر آپؐ نے رخ مبارک پھیر لیا۔ تین بار آپؐ نے اسی طرح رخ مبارک پھیرا، یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپؐ آگ کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

(اس) آگ سے بچو، اگر کھجور کا آدھا ٹکڑا ہی دے سکو (تو اللہ کی راہ میں دو)۔ جس کے پاس یہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر آگ سے بچے (بخاری، کتاب الرقاق)

دوزخ کی آگ سے بچنے کی فکر دل و جان کے ساتھ لگی ہونا چاہیے۔

یہ ان دیکھی آگ نگاہوں میں اسی طرح رہنا چاہیے، بہ حد استطاعت، جیسے دنیا کی آگ۔

صدقہ سے زیادہ آگ کو بجھانے والی چیزیں کم ہیں۔ کھجور کا آدھا ٹکڑا بھی میسر ہو تو وہ اللہ کی محبت کی خاطر اس کی راہ میں دے ڈالو۔

جس کا ہاتھ اتنا خالی ہو کہ اتنی حقیر چیز بھی میسر نہ ہو، وہ بھلی بات کہے۔ میٹھی بات کرے، اخلاق سے پیش آئے، دلوں کو خوش کرے، سچ بولے، نصیحت کرے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے۔